کی ستری ہوئی ؟ راجا بولا ، وہ جورو اس کی ہوئی جو راکشس کو مار کرؒ لایا ۔ بیتال نے کہا سب کا گن برابر ہے ، کس طرح سے وہ اس کی جورو ہوئی ؟ راجا نے کہا ، ان دونوں نے احسان کیا ، اس سے ان کو ثواب ہوا ۔ اور یہ لڑ کر اسے مار کے لایا ہے ، اس واسطے وہ اس کی جورو ہوئی ۔ یہ بات سن بیتال[۱] پھر چلا گیا اور اسی درخت پر جا لٹکا ، اور راجا بھی وہیں جا ، بیتال کو باندھ کاندھے پر رکھ اسی طرح لے چلا ۔

۱۔ نسخہ فورٹ ولیم : بیتال پھر اسی درخت میں جا لٹکا پھر راجا جا ، اس کو پیڑ سے اتار، گٹھڑی باندھ ، کاندھے پر رکھ، لے چلے ۔

چھٹی کہانی[۱]

پھر بیتال بولا اے راجا ! دھرم پور نام ایک نگر ہے، وہاں کا راجا دھرم شیل ، اور اس کے منتری کا نام اندھک ۔ اس نے ایک دن راجا سے کہا مہاراج ! ایک مندر بنا ، اس میں دیوی کو بٹھا ، نت پوجا کیجیے ، کہ اس کا شاستر میں بڑا پنیہ[۲] لکھتا ہے ۔ تب راجا ایک مندر بنوا ، دیوی

۱۔ کہانی پر بارکر نے یہ عنوان دیا ہے ,, دھرم پور کے راجا دھرم شیل کی کہانی اور اس کے وزیر کی ۔ دھوبی کے لڑکے کی داستان جس نے اپنے دوست کے ساتھ دیوی پر سر کو قربان کیا اور جس کی بیوی قریب‌المرگ تھی جبکہ دیوی نے اسے منع کیا اور اس کے خاوند اور خاوند کے دوست کو زندہ کر دیا'' ۔
اس کہانی کا عنوان J. A. B. Van, Buitenen کے ہاں ''THE TRANSPOSED HEAD,, ہے ۔ اس نے اپنی کتاب Tales of Ancient India میں اس کہانی پر روشنی ڈالتے ہوئے لکھا ہے کہ ''اس کہانی نے Thomas Mann کو اس قدر متاثر کیا کہ اس نے ایک نہایت دلچسپ ناولٹ ''Die Vertausechten Kopfe'' لکھا'' ۔ اس ناولٹ کا انگریزی میں ''The Transposed Head'' کے نام سے ترجمہ ہو چکا ہے'' ۔

۲۔ ثواب ۔

پدھرائے شاستر کی بدھی سے پوجا کرنے لگا ، اور بن پوجا کیے جل بھی نہ پیتا تھا ۔ اس طرح سے جب کتنی ایک مدت گزری ، تو ایک روز دیوان نے کہا مہاراج ! مثل مشہور ہے کہ ، نپوتے کا گھر سونا ، مورکھ کا ھر دیے سونا ، اور دلدری کا سب کچھ سونا ہے ۔

یہ بات سن ، راجا دیوی کے مندر میں جا ، ھاتھ جوڑ، ستتی کرنے لگا ، کہ ہے دیوی ! تجھے برھما بھگنو[1] ردر[2] ، اندر ، آٹھ پہر سیوتے ھیں ، اور تو نے مہی شاسر چنڈ منڈ رکت بیج لے دیتیوں[3] کو مار پرتھوی کا بھار آتار ، اور جہاں جہاں تیرے بھگت کو بپت پڑی ، تہاں تہاں جا تو سہائے[4] ھوئی ، اور یہی آس تک ، میں تیرے دوارے پر آیا ھوں ، اب میرے بھی من کی اچھا[5] پوری کر ۔ اتنی ستتی جب راجا کر چکا ، تب دیوی کے مندر سے آواز آئی ، کہ راجا ! میں تجھ سے خوش ھوئی ، برمانگ ، جو تیرے من میں ہے ۔ راجا بولا ، ہے ماتا ! جو تو مجھ سے خوش ھوئی تو مجھ کو پتر دے ۔ دیوی نے کہا راجا ! تیرے پتر ھوگا مہابلی اور بڑا پرتاپی ۔ تب تو راجا نے چندن ، اکشت،

۱- بشن ۔

۲- ردر : انسانوں اور حیوان کو اذیت پہنچانے والوں کا دشمن اور طوفانوں ، ھواؤں کا حکمران دیوتا ہے ۔ شو جی سے ھی نکلتا ہے اور آخر شو جی میں ھی محو ھو جاتا ہے ۔ ردر نے برھما جی سے اپنا نام اور کام پوچھا تو گیارہ نام اور خلقت کی پیدائش کام ملا ۔ ردر کی صورت نصف مذکر اور نصف مؤنث کی ہے ۔

۳- بھوتوں ۔

۴- مدد گار ۔

۵- خواھش ۔

پھول، دھوپ دیپ نیویدیا دے کر پوجا کی ، اور اسی طرح سے ھر روز پوجا کرتا تھا ۔

غرض کتنے دنوں کے پیچھے راجا کے ایک لڑکا پیدا ھوا ۔ راجا نے باجے گاجے سے کٹمب سمیت جا کر دیوی کی پوجا کی ۔ اس عرصے میں ایک دن کا اتفاق ہے کہ کسی نگر سے ایک دھوبی[1] اپنے دوست کو ساتھ لیے اس شہر کی طرف آتا تھا ، کہ دیوی کا مندر اسے نظر آیا ۔ اس نے دنڈوت[2] کرنے کا ارادہ کیا ، اس میں ایک دھوبی کی لڑکی اتی سندری سامنے سے آتی اس نے دیکھی ۔ اسے دیکھ موھت[3] ھوا ، اور دیوی کے درشن کو گیا ۔ دنڈوت کر ، ھاتھ جوڑ ، اس نے اپنے من میں کہا ، ہے دیوی ! جو اس سندری سے میرا بواہ تیری کرپا سے ھو تو میں اپنا سر تجھے چڑھاؤں۔ یہ منت مان ، دنڈوت کر ، دوست کو ساتھ لے ، اپنے نگر کو گیا ۔ جب وھاں پہنچا ، تو اس کے برہ نے یہ ستایا کہ نیند بھوک پیاس سب بسر گئی ۔ آٹھ پہر اسی کے دھیان میں رھنے لگا ۔ یہ بری حالت اس کے دوست نے دیکھ اس کے باپ سے جا سب بیورے وار کہا ۔ اس کا پتا بھی یہ سن بھونچکا ھو رھا ، اور اپنے جی میں چنتا کر کہنے لگا ، کہ اس کی دشا دیکھ ایسا معلوم ھوتا ہے جو اس کنیا سے اس کی سگائی نہ ھوگی تو یہ اپنا پران تیاگ کرے گا ۔ اس سے

۱- Buitenen نے دھوبی کا نام دھاول ، اس کے باپ کا نام وِمل ، دھوبی کی لڑکی کا نام مدن سندری ، اس کے باپ کا نام سدھاپت اور دھوبی کے گاؤں کا نام برھم ستھل لکھا ہے ۔

۲- آداب ۔

۳- فریفتہ ۔

بہتر یہ ہے کہ اس لڑکی سے اس کا بیاہ کر دیجئے کہ جس سے یہ بچے -

اتنا بچار کر پتر کے متر کو ساتھ لے ، اس گاؤں میں پہنچ ، اس لڑکی کے پتا سے جا کر کہا ، میں تیرے پاس کچھ جاچنے[1] آیا ہوں ، جو تو دیوے تو میں کہوں - ان نے کہا میرے پاس وہ پدارتھ[2] ہوگا تو میں دوں گا ، تو کہہ - اس طرح سے بچن بندھ سہرا کہا ، تو اپنی لڑکی میرے پتر کو دے - یہ سن کے ان نے بھی اس کی بات پرمان[3] کر براہمن کو بلوا ، دن لگن مہورت ٹھہرا کر کہا ، تم لڑکے کو لے آؤ ، میں بھی اپنی لڑکی کے ہاتھ پیلے کردوں گا -

یہ سن وہ وہاں سے اٹھ ، اپنے گھر آ ، سب سامان شادی کا تیار کر ، بیاھنے کو گیا - اور وہاں جا ، بواہ کر ، بیٹے بہو کو لے ، پھر اپنے گھر آیا ، اور دولھا دلہن آپس میں آنند سے رہنے لگے - پھر کتنے دنوں کے بعد اس لڑکی کے پتا کے یہاں کچھ شبھ[4] کرم تھا ، سو وہاں سے نوتا[5]

۱- سوال کرنے -

۲- چیز -

۳- منظور -

۴- تقریب -

۵- مظہر علی ولا نے نوتا لکھ کر کہانی کا سارا پلاٹ الجھا دیا ہے - حالانکہ Buitenen نے واضع طور پر لکھا ہے کہ یہ سندیسا دھوبی کے لڑکے کی بیوی مدن سندری کا بھائی لے کر آتا ہے - ولا نے سروں کی تبدیلی کے موقعے پر بھی دھوبی کے لڑکے اور اس کے دوست کا ذکر کیا ہے لیکن Buitenen کے ہاں یہ تبدیلی دھوبی کے لڑکے اور مدن سندری کے بھائی کے درمیان واقع ہوتی ہے - کہانی کے آخر میں میرا نوٹ اسی نقطے کی وضاحت کرتا ہے - (گ - ن)

ان کو بھی آیا ، یہ ستری پرش تیار ہو ، اپنے متر کو ساتھ لے اس نگر کو چلے - جب نگر کے نکٹ[1] پہنچے تو دیوی کا مندر نظر آیا ، تو اسے وہ بات یاد آئی - تب ان نے اپنے جی میں بچار کر کہا میں بڑا استیہ[2] بادی ادھرمی ہوں کہ دیوی سے بھی جھوٹ بولا -

اتنی بات اپنے من میں کہہ اس دوست سے کہا ، تم یہاں کھڑے رہو ، میں دیوی کا درشن کر آؤں - اور ستری کو کہا تو بھی یہاں ٹھہر - یہ کہہ ، مندر کے پاس پہنچ ، کنڈ[3] میں سنان کر ، دیوی کے سنمکھ جا ، کر[4] جوڑ ، نمسکار کر ، کھڑگ اٹھا[5] ، گردن پر مارا کہ سر تن سے جدا ہو ، بھوئیں میں گرا - غرض کتنی دیر پیچھے اس کے متر نے بچارا کہ اسے گئے بڑی دیر ہوئی ہے ، اب تک پھرا نہیں چل کر دیکھا چاہیے - اور اس کی ستری کو کہا ، تو یہاں کھڑی رہ ، میں اسے شتابی سے ڈھونڈھ کے لے آتا ہوں - یہ کہہ کر دیوی کے مندر میں گیا ، دیکھتا کیا ہے کہ دھڑ سے اس کا سر جدا پڑا ہے - یہ حالت وہاں کی دیکھ ، اپنے من میں کہنے لگا ، کہ سنسار بہت کٹھن جگہ ہے ، کوئی یہ نہ سمجھے گا کہ ان نے اپنے ہاتھ سے سیس[6] دیوی کو چڑھایا ہے ، بلکہ یہ کہیں گے کہ اس کی ناری جو اتی

۱- نزدیک -

۲- جھوٹا -

۳- تالاب -

۴- ہاتھ -

۵- تلوار -

۶- سر -

سندری تھی اس کے لینے کے لیے مار کر یہ مکر کرتا ہے ، اس سے یہاں مرنا اچت ہے ، پر سنسار میں بدنامی لینی خوب نہیں -

یہ کہہ تالاب میں نہا ، دیوی کے سامنے آ ، ہاتھ جوڑ، پرنام کر ، کھانڈا اٹھا ، گلے میں مارا کہ رنڈ[1] سے منڈ[2] جدا ہوگیا - اور یہ یہاں اکیلی کھڑی کھڑی اکتا کر راہ دیکھ دیکھ نراس[3] ہو ، ڈھونڈھتی ہوئی دیوی کے مندر میں گئی - وہاں جا کے دیکھتی کیا ہے کہ دونوں موئے پڑے ہیں - پھر ان دونوں کو موا دیکھ ان نے اپنے جی میں بچارا ، لوگ تو یہ نہ جانیں گے کہ آپ سے دیوی کو یہ بل چڑھے ہیں ، سب کہیں گے کہ رانڈ فاجرہ تھی ، بدکاری کرنے کے لیے دونوں کو مار آئی ہے ، اس بدنامی سے مرنا اچت ہے -

یہ سوچ کر سروور[4] میں غوطہ مار ، دیوی کے سنمکھ آ ، سر نوا ، دنڈوت کر ، تلوار اٹھا ، چاہے گردن میں مارے کہ دیوی نے سنگھا سن سے اتر اس کا ہاتھ آن کے پکڑا اور کہا پتری ! برمانگ ، میں تجھ سے پرسن[5] ہوئی - تب ان نے کہا ماتا ! جو تو مجھ سے خوش ہوئی ہے تو ان دونوں کو جی دان دے - پھر دیوی نے کہا ، ان کے دھڑوں سے سر لگا دے - ان نے مارے خوشی کے

١- گردن -
٢- سر -
٣- ناامید -
٤- تالاب -
٥- خوش -

گھبراہٹ[1] سے سر بدل کے لگا دیے ، اور دیوی نے امرت لا چھڑک دیا - یہ دونوں جی کر اٹھ کھڑے ہوئے ، اور آپس میں جھگڑنے لگے ، یہ کہے ستری میری ، اور وہ کہے ستری میری -

---

١- بیتال نے لڑکی کے اس فعل کا سبب گھبراہٹ بیان کیا ہے - جو کافی حد تک مبہم ہے - میرے خیال میں اس واقعے کے پس منظر میں دو مختلف جبلتیں کام کر رہی ہیں جن میں سے کسی ایک کا شدید عمل بھی اس قسم کی صورت حال پیدا کر سکتا ہے - یہ دونوں جبلتیں لڑکی کے لاشعور میں موجود ہیں - ان میں سے پہلی جبلت وہ ہے جس کے تحت انسان میں Incest یا تزویج محرمات کا جذبہ جنم لیتا ہے - (واضح رہے کہ Buitenen کے ہاں دھوبی کے لڑکے کے ساتھ دوسرا آدمی اس کی بیوی کا بھائی ہے - جس سے اس کا سر تبدیل ہوتا ہے) اس جذبے کے تحت مخالف جنس کے دو افراد آپس میں ایسے جنسی تعلقات استوار کرتے ہیں جن کی انہیں معاشرے کی طرف سے اجازت نہیں ہوتی - اور چونکہ معاشرے کا خوف انہیں ان خواہشات کی تکمیل کے مواقع فراہم نہیں کرتا - اس لیے یہ خواہشات ان کے لاشور کا حصہ بن کر شدید ترین جذبوں میں بدل جاتی ہیں - زیر نظر کہانی میں لڑکی کا یہی Incest کا جذبہ سروں کی تبدیلی کا باعث بنتا ہے - اور وہ بھائی کا سر خاوند کے جسم پر اور خاوند کا سر بھائی کے جسم پر لگا دیتی ہے - شاید وہ لاشعوری طور پر اس عمل سے بھائی کے جسم سے لذت لمس حاصل کرنا چاہتی ہے -

ہمارے داستانی ادب میں تزویج محرمات کی ایک واضح شکل الف لیلیٰ کی ابتدائی داستانوں میں ملتی ہے - ایک داستان میں جہاں کانا درویش اپنی سرگزشت بیان کرتا ہے - تزویج محرمات کا مسئلہ بہت واضح ہے - کانے درویش کے چچا زاد بہن بھائی ایک دوسرے سے جنسی تعلقات رکھتے ہیں - اور گھر سے بھاگ کر

اتنی کتھا کہہ بیتال بولا کہ اے راجا بیر بکر ماجیت!
ان دونوں میں وہ ستری کس کی ہوئی ؟ راجا نے کہا سن ،
شاستر میں اس کا پرمان لکھتا ہے ، کہ ندیوں میں گنگا

بقیہ حاشیہ صفحہ ۷۱

ایک تہہ خانے میں پناہ گزین ہو جاتے ہیں - کانے درویش کو اس تہہ خانے کا نشان معلوم ہے چنانچہ وہ اپنے چچا کو وہاں لے جاتا ہے - تہہ خانے میں پہنچ کر دیکھتے ہیں کہ لڑکا لڑکی دونوں ایک بستر پر مردہ پڑے ہوئے ہیں - اور ان کے جسم سیاہ ہوچکے ہیں - درویش کا چچا پہلے ان دونوں کے منہ پر تھوکتا ہے ، پھر چند آنسو بہاتا ہے اور درویش سے مخاطب ہو کر کہتا ہے :-

"یہ کم بخت اس سے بھی زیادہ حقارت کا مستحق ہے - یہ بچپن میں اپنی ہمشیرہ سے پیار کرتا تھا - مگر میں نے پہلے تو کچھ خیال نہ کیا ، جب دونوں بڑھے تو محبت بھی بڑھی تو میں نے تاکید کی کہ کوئی ایک دوسرے کے سامنے نہ آئے - مگر کم بخت لڑکی بھی بھائی سے ناجائز لگاؤ رکھتی تھی - اس لیے میرے احکام کا کچھ اثر نہ ہوا - حتی کہ رو سیاہ نے مقبرہ بنوانے کے بہانے یہاں تہہ خانہ بنا لیا اور جب میں شکار کو گیا ، تو وقت فرصت کو غنیمت جان کر اسے لے کر یہاں آ رہا -" (الف لیالی — جلد اول)

دوسری جبلت جس کا میں نے اوپر تذکرہ کیا ، اس کا پیدا کیا ہوا جذبہ Father Seeking کا ہے - جس کی رو سے کہانی میں لڑکی کا عشق اپنے خاوند سے اس قدر ارفع (Sublime) ہو جاتا ہے کہ وہ اسے باپ یا بھائی کی صورت میں دیکھنا چاہتی ہے اور اس سے جنسی تعلقات رکھنے کی بجائے اس کی پوجا کرنا چاہتی ہے اور یہی جذبہ سرون کو تبدیل کر دیتا ہے - (باقی دارد)

اتم ہے ، اور پربتوں میں سمیرو پربت شریشٹ[1] ہے ، اور برکشوں[2] میں کلپ برکشن ، انگوں میں مستک[3] اتم ہے - اس نیاؤ سے جس کا اتم انگ ہے اسی کی ستری ہوئی - اتنی[4] بات سن ، بیتال پھر چلا گیا اور اسی درخت پر جا لٹکا ، پھر راجا بھی جا اس کو پیڑ سے اتار ، گٹھڑی باندھ ، کاندھے پر رکھ کر لے چلا -

---

بقیہ حاشیہ صفحہ ۷۲

ہندو معاشرت اور بالخصوص ہندو دھرم کی رو سے نتیجے کی موخرالذکر تاویل خاص توجہ کی مستحق ہے - ہندو دھرم میں پتی پوجا کا تصور رام کے لیے سیتا کی قربانیوں سے لے کر بھگت کبیر کے گرھستھ آشرم تک موجود ہے - بیتال پچیسی کا ایک جملہ دیکھیے :-

"کوئل کا سر ھی روپ ہے اور ناری کا روپ پتی برت"-

اگر مذہب کے حوالے ھی سے بات جاری ہے تو یوں سمجھ لیجیے کہ Incest یا تزویج محرمات انسان کے وحشی جذبوں کا اظہار ہے اور Father Seeking اس کی پاکیزہ خواہشات کی تکمیل ہے -

(گوہر نوشاہی)

۱- عظیم الشان -
۲- درخت -
۳- سر -
۴- بار کر : یہ بات -